محبت کی پتلی

❁ सं० मुहब्बत की पुतली ❁

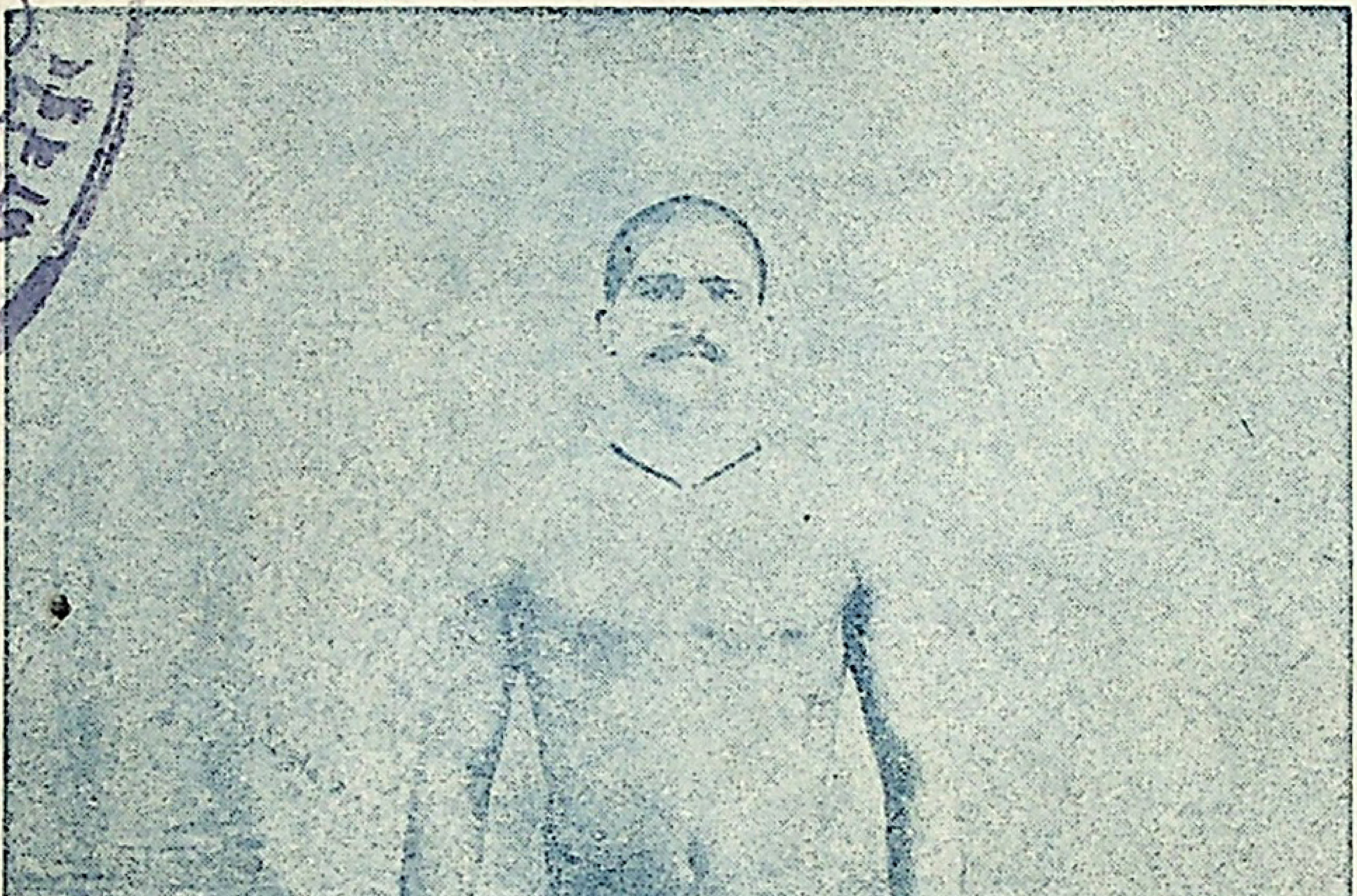

श्रीकृष्ण पहलवान कानपुर

مصنفہ شری کرشن کھتری۔

بارہویں بار ۴۰۰۰]   سنہ ۱۹۵۳ ع   قیمت ۱۰ آنہ

بغیر مہر کے کتاب چوری کی سمجھی جاویگی۔

Taj Tahir Foundation

استاذی سید امتیاز علی تاج کی خدمت میں — ابوالحسن نغمی ۴ مارچ ۱۹۵۲ء

۱

اوم

سنگیت

محبت کی پتلی

حمد (کورس)

بلہاری۔ اے باری۔ تیرو کُل جگ رٹت نام غفار
تُو ہی کریم، تو ہی رحیم کردگار
خلق۔ فلک۔ تیری جھلک، کُل پر قادر۔ بلہاری
مولیٰ تیری بلہاری۔ قدرت کی گلکاری
تُو جل میں۔ تُو تھل میں، تیری جگ جیوت جگمگات ستار
بلہاری .. .. ..

زنگا

دوہا

فارس ہے فردوس کی بہتر ایک نظیر — حسن و جمال تہذیب کی ہے گویا جاگیر

(جو بولہ)

اسی ملک کے لوگ غالباً پرستان والے ہیں — پری جمال ہمشیں ماہرو سانچے میں ڈھالے ہیں
شوخی ادا خاص فطرت ہی نازوں کے پالے ہیں — جنکی تیر نظر نے لاکھوں بسمل کر ڈالے ہیں

قوالی

عجب خطہ تھا فارس کا خدا کی دستکاری تھی — عجب تھی سرزمیں وہ اور عجب بادِ بہاری تھی

(بارھویں بار)

معروض شائقین ہے اس زمانہ کا یہ افسانہ — حکومت شاہ افضل جن دنوں فارس میں جاری تھی
فروت سے سوا زر سے تھی حاصل فارغ البالی — رسالہ توپخانہ حسب خواہش فوج بھاری تھی
یہ سب تھے ہو ہوئے محروم تھا فرزند سے افضل — جہاں میں سلطنت جسکے سبب یہ کاریساری تھی
مگر ہاں ایک دختر نیک اختر ماہرو گہر تھی — پدر تھا جسپہ قرباں اور ماں سو جاں سے واری تھی
مجسم حسن کی تصویر تھی صنعت تھی قدرت کی! — حسینان جہاں کو جسکے آگے شرمساری تھی
زمانہ کمسنی کا ہو چکا تھا ایک دم رخصت — جوانی جوش پر تھی حسن کی فصل بہاری تھی
پسند تھی دل کو آزادی بہت شادی سے نفرت تھی — اسکی فکر افضل شاہ کو ہر وقت بھاری تھی

دوہا۔ سنو رنگین بیان اب عشق کا امتحان اب ہے بندہ قلم اٹھاتا۔
سری کرشن پہ نظر مہر کی ہر دم رکھیو داتا

جشن گاہ - افضل شاہ

تیرو ہانیں ہم سب جس بھگوان
ترے ہی ابر رحمت کا ہمارے سر پہ سایہ ہے — ترے فضل و کرم سے ایسا آقا ہمنے پایا ہے
ہمارے تخت کے وارث کو رکھہ گوشاد دنیا میں — الہی حاسدوں کو جلد کر برباد دنیا میں
کھڑے ہو باندھ کے صف آئے ہے فارس کے وارث کی
جس سے ہے ہم سب کی شان۔ قربان۔ قربان۔ قربان۔ تیرو......

(داخلہ افضل شاہ کا)

افضل شاہ

ڈرامہ۔ نرگس سوسن دکھلا کچھ فن۔
کوئی خوشخبری دل مضطر کو ہنسا لائی ہو — یا در مقصود سے کوری ہی واپس آئی ہو

نرگس

ڈرامہ آہ اے آقا۔ افسوس مجبوری۔ ناکامی
شمہ اپنی ہی وہی ضد کئے جاتی ہے — ہمکو ہر پہلو سے ناکامی نظر آتی ہے

افضل شاہ

ڈرامہ۔ افسوس شمسہ تیرے واسطے ایک بیگناہ کا خون بہایا، خدا کا گنہگار ہو کر بادشاہ کہلایا۔ مگر پھر بھی گوہر مقصود ہاتھ نہ آیا۔ شعر

سارے دلی ارادے میرے دور ہو گئے — شیشے مراد کے یہاں چور ہو گئے

ڈرامہ۔ خیر جاؤ اس ضدی کو میرے سامنے لاؤ۔ (سہیلیاں شمسہ کو بادشاہ کے سامنے لائیں)

افضل شاہ

ڈرامہ۔ بیٹی آخر تجھے شادی سے کیوں انکار ہے۔

شمسہ۔ ڈرامہ۔ والد میری طبیعت مرد کے نام سے سخت بیزار ہے۔

افضل شاہ۔ کیوں۔ شمسہ۔ ڈرامہ۔ اسلئے کہ مجھے آزادی کی زندگی درکار ہے

افضل شاہ۔ نہیں ایسا نہیں ہو سکتا۔ شمسہ۔ ایسا ہی ہوگا۔

بحر طویل۔ افضل شاہ

تیرے انکار میں پھر وہی ضد ہے دھیان مطلق نہیں ہے میری فریاد کی
تاج فارس کا وارث نہیں ہے کوئی اس لئے آرزو تجھ سے اولاد کی

بحر طویل۔ شمسہ

تاج فارس کا وارث جو ہوتا کوئی نہ بنایا ایسا رب کو نہ منظور تھا
ورنہ میرے عوض تم کو دیتا پسر اس کی قدرت کے آگے نہ کچھ دور تھا

بحر طویل۔ افضل شاہ

بند کر یہ نصیحت بہت سن چکا باز آ مجھ کو زیادہ نہ مجبور کر
آخری وقت کی ہے یہ حسرت میری اپنی شادی میں طغرل کو منظور کر

بحر طویل۔ شمسہ

زندگی غیر کے ہاتھ میں اپنی دوں ایسا ہونا پدر مجھ سے دشوار ہے
ایک طغرل تو کیا کوئی سلطان ہو پھر بھی انکار شادی سے انکار ہے

Taj Tahir Foundation

افضل شاہ

ڈرامہ ۔ افسوس اے الفتِ پدری تجھ سے مجبور ہوں خیر جاؤ۔ دیکھوں تمہاری ضد رہتی ہے یا میری (غمسہ جاتی ہے)

افضل شاہ

کامیابی کی نہ تدبیر نظر آتی ہے ساری کوشش میری بیکار ہوئی جاتی ہے

ڈرامہ ۔ اے نرگسِ سوسن ۔ شعر

اب تلک تھی مجھے امید تمہارے دم سے اب رہا ہونا ہے دشوار مجھے اس غم سے

نرگس ۔ ڈرامہ ۔ حضور اسقدر کیوں ملال ہے ۔ لڑکی ہے کبتک ضد کریگی آخر ایک دن راہ پر آئیگی ۔ کل اسکی سولہویں سالگرہ ہے ۔ اس خوشی میں اچھے اچھے فوٹو دکھلائینگی اور اسکو کسی طرح شادی کے جال میں پھنسائینگی۔

شعر

افضل شاہ

ہماری خرمنِ امید گر تم سے ہری ہوگی تمہاری گود بھی ہیرے جواہر سے بھری ہوگی

(سب کا جانا ۔ اور مس مون کا آنا) مس مون (کانک نمبرا)

ڈرامہ ۔ خدا جانے مجھ میں کونسی ایسی خوبی ہے کہ جسے دیکھو وہ میرا شیدائی ہے میری محبت کا دم بھرتا ہے جسکی طرف نظر اٹھا کر دیکھ لیتی ہوں جگر تھام کر رہ جاتا ہے ۔ مہینوں دروازے کے چکر لگاتا ہے ۔ بہت سی عورتیں ایسی ہیں جو اپنے شوہر کو بھی خوش نہیں رکھ سکتیں ، انکو اپنی محبت کا اسیر نہیں بنا سکتیں مجھے دیکھو کہ میرے درجنوں عاشقِ زار ہیں ، اور ہر ایک میری محبت میں بیقرار ہیں ۔ یہ سب مغربی تہذیب کی جوتیوں کا طفیل ہے ۔ فجو ادے فجو ۔

فجو ۔ ڈرامہ ۔ حضور مس مون ۔ ڈرامہ ۔ آج کوئی لیٹر آیا یا میرے کسی عاشق زار نے یاد فرمایا ۔ فجو ۔ ڈرامہ ۔ اجی جناب آپ ایک لیٹر کو روتی ہیں یہاں تو شعر

لیٹروں کی صبح سے ہی ہو رہی بھر مار ہے لیتے لیتے بندہ لیٹر ہو گیا بیزار ہے

Taj Tahir Foundation

مون۔ ارے کمبخت۔ (شعر)

دیکھ بازاروں میں جاکر بند ہر اک راہ ہے گر ترقی پر ہے کچھ تو عشق کا بازار ہے

ہر گھڑی قدموں پہ میرے زر کی مارا مار ہے

ڈرامہ۔ دیکھ اگر میرا کوئی عاشق زار آوے تو اسے عزت سے بٹھانا اور مجھے اطلاع کرنا

فجو۔ ڈرامہ۔ اور اگر کوئی نہ آئے تو گھر سے جاکر بلالاؤں مس مون۔ ڈرامہ چپ (جاتی ہے)

فجو ،، اجی مس صاحبہ بوجھ لاد کے بھاگ گیا۔ اسے تو لیتی جائیے۔

مس مون۔ڈرامہ کیا۔ فجو۔ ڈرامہ۔ یہ اپنے عاشقوں کے لیٹر

مس مون۔ ڈرامہ۔ ہاں لاؤ اور مجھے ایک ایک کر کے گناؤ

فجو۔ ڈرامہ۔ لو ہاتھ بڑھاؤ اور عاشقوں کے نام ملاحظہ فرمائیے۔ مسٹر فطرت آپ واشنگٹن کمپنی کے منیجر ہیں۔ یہ ہیں مسٹر شوکت آپ چیف ایکٹر ہیں اور یہ لو بدھوا چمار۔ گھسو کمہار۔ نتھوا لوہار بھگوا ہم پولس کا جمعدار۔ ماشاءاللہ مس صاحبہ کے عاشق زار۔ ایک ہی ردیف وار (جاتی ہے) ننگار۔ ڈرامہ۔ فجو بوٹ پر پالش کرتا ہے۔ فطرت آتا ہے۔

فطرت۔ ڈرامہ۔ آجکل کے ہندوستانی لیڈر کہتے ہیں کہ کھدر پہنو ولایتی کپڑے کا بائیکاٹ کرو۔ بھلا لوگ انکا کہنا مان جائیں اور کوٹ پتلون پہنا چھوڑ دیں تو سینکڑوں واشنگٹن کمپنی ٹوٹ جائیں اور بیچارے ہم جیسے بھوکوں مر جائیں کیونکہ سب دھوتی پرشاد ہو جائیں۔ اور واشنگٹن کمپنی میں کوئی نہ دکھلائیں

شوکت۔ ڈرامہ۔ یار ہم تھیٹر کے ایکٹر دنیا کو عشق و محبت کے افسانوں کو عملی صورت میں دکھلاتے رہے اور آج خود بھی مس مون کے مغربی فیشن کے شکار ہو گئے اور اس کی بناوٹی زلفوں میں گرفتار ہو گئے۔

فطرت:۔ ڈرامہ۔ کون ڈیر شوکت آجکل کیا کھیل کی ریہرسل بند ہے جو یہاں ٹہل رہے ہو

شوکت۔ ،، نہیں آجکل سچی عشق و محبت کے اسٹیج پر مس مون کے پیار و محبت

Taj Tahir Foundation

کی ریہرسل کیا کرتا ہوں۔ کہیے آپ یہاں کیسے آئے۔ کیا سہیو گیوں کا وار چل گیا۔ اور واشنگٹن کمپنی کا دیوالہ نکل گیا۔

ڈرامہ

فطرت

نہیں نہیں یہ آپ نے ڈیر مس مون کے حسن کا کلف ولا کر محبت کی استری کرانا چاہتا ہوں

شوکت ۔ ڈرامہ ۔ یہ ٹھیک ہے جبکہ آپ خریدار ہیں۔ آپ کا بندہ بھی طلبگار ہے تو چلو مس مون سے ۔ امنٹ غنب شپ لڑائیں۔ فجو ارے فجو) کئی بار

فطرت ۔ ڈرامہ ۔ بہرہ ہو گیا۔

شوکت ،، نہیں گونگا ہو گیا۔ ابے بول

فطرت ،، او نابکار

فجو ،، تو اور تیرا گھر بار۔ جائے قبرستان کے ٹھیکیدار، دیکھ کر رہا ہے تکرار

فطرت ،، ایک خدمت گار کی یہ گفتار۔

فجو ،، تو اور تیرا باپ تیرا دادا تیرا سگڑ دادا خدمتگار، ہم ہیں مس مون کے گھر کے جمعدار۔ آج سے ہم کو مسٹر فجو کے نام سے یاد کرنا

شوکت ،، لاحول ولا قوۃ کس قدر ذلت ہے۔

فجو ،، آجکل کے جنٹلمین معشوقوں کے دروازے پر اس سے زیادہ عزت کھوتے جاتے ہیں۔ بلکہ جوتے تک کھاتے ہیں۔ مگر پھر بھی شریف بو بال بچوں کو کتوں کی طرح نجس گوشت پر مرے جاتے ہیں۔

فطرت ،، اچھا مسٹر فجو صاحب مس صاحبہ کو بلاؤ

فجو ،، آل رائٹ ڈیر ہاتھ ملاؤ۔ ہاتھ میں پالش بھر جاتی ہے (مس مون کا آنا) کون ڈیر مسٹر شوکت ۔ گڈ مارننگ

شوکت ،، گڈ مارننگ

مس موہن۔ ڈرامہ۔ کون مسٹر فطرت گڈ مارننگ

فطرت۔ " گڈ مارننگ (بدھوا چمار کا آنا)

بدھوا چمار " کواڑ کھولو

فجو۔ " کون!

بدھوا چمار " ہم ہیں بدھوا چمار

فجو۔ " یا پروردگار۔ اب مس موہن کے عاشقوں کا ہونے لگا گرم بازار

بدھوا چمار " ارے رام رام یہ چترکوٹ کے بندر ہم سے پہلے آئے براجے

فجو " جاؤ اب تم سے لنگوروں کا گذر نہیں (داخلہ گھسوا کمہار کا)

گھسوا " گوری کا کسواوت ہو

فجوا " کون ہے

گھسوا " ہم ہیں گھسوا کمہار

فجو " خدا کی مار۔ ایک آیا نہیں دوسرا تیار (آتا ہی) آہار کی مس صاحبہ کو کیا تو نے گائے بھینس بنایا ہے۔ جو اب کہانیکو ڈھونڈ لایا ہے۔ (تیجوا لوہار)

تیجوا ڈرامہ۔ کوئی گھر ما ہے۔

فجو " ۔ کون ہے

تیجوا " ۔ ہم ہیں تیجوا لوہار

فجو۔ " ۔ خدا کی پھٹکار۔ بھائی مس صاحبہ ہیں کواڑ کھولتے کھولتے ہو گیا بیزار

مس موہن " جا بدکردار۔ کواڑ کھول آ

فطرت " ڈیر موہن اب کواڑ نہ کھلواؤ۔ ان وحشی عاشق زاروں کی محبت سے باز آؤ

مس موہن۔ بس چپ چاپ۔ بیٹھے رہو ورنہ ٹین پاٹ پڑھاؤ

Taj Tahir Foundation

فطرت۔ ڈرامہ۔ بہت اچھا قصور ہوا۔ بی بی معاف فرماؤ

تیجوا۔ " بی بی دیکھو تمہاری خاطر کیسی نیاک زنجیریا بنا کے لائن ہیں

فجو۔ " کیا مس صاحبہ کتیا ہیں، جو زنجیریں باندھی جائینگی

(داخلہ بھگوا بم پولیس کا جمعدار)

بھگوا۔ " کواڑے کھولو۔

فجو " کون

بھگوا " ہم ہیں بھگوا۔ بم پولیس کے جمعدار

فجو۔ " استغفار۔ بس مس صاحبہ۔ مجھے آپکی نوکری سے ہے صاف انکار

" اب یا تو آپ جائیے یا اس شیطانی پلٹن کے کسی سولجر کو پہنچائیے

مس موہن " کمبخت پر جب ذرا کام پڑا۔ حیلہ حوالہ بتانے لگا۔

فجو۔ " اجی یہاں تو روز کا ہی کار ہے صبح ہوئی نہیں کہ بلاتعداد عاشق زاروں کی آمد برساتی۔ پتنگوں کی طرح شروع ہو جاتی ہے

بھگوا۔ " کواڑے کھولو۔

فجو۔ " ابے گدھے کے بچے کیوں کان پھوڑے ڈالتا ہے۔ (داخلہ مس موہن کا)

موہن۔ " توبہ توبہ یہ بھی آیا تو کمبخت سوپ لیکر آیا۔ ارے بھائی کیا تو نے مجھے ڈرانے کی چمارن سمجھا ہے کہ دال کی چوکر پھٹکا کرونگی۔ بھڑوے جتنے آئے۔ کونڈے اور سوپ لیتے ہوئے آئے۔ کوئی قیمتی تحفہ ایک بھی نہ لائے۔ (فجو)

فجو۔ " حضور

موہن۔ " ان برساتی مینڈکوں کو یہاں سے جلد کر منہ کالا

فجو۔ " کوڑا لیکر نکلو بے نکلو۔ تمہارا ستیاناش جائے صبح سے حیران کر رکھا ہے

بدھوا۔ " ارے رام رام ٹھہرو ٹھہرو۔ دو دو باتیں تو کرلیں دو

Taj Tahir Foundation

گھسوا ۔ ڈرامہ ۔ ہائے دیئی چار پیسے کی سفا کیو گئی
تیجوا ۔ بی بی زنجیر پاتو پھر دیو موہن ڈرامہ نکل بھڑوے
بھگوا ۔ مارو نہ ہو ہمار سوپ نہ ٹوٹا جائے
زنگا ۔ مس موہن نجو ۔ قدرت ۔ شوکت ۔ سب ملکر انکو دھکے دیکر باہر نکال دیتے ہیں
(ان سب لوگوں کا مل کر گانا) گانا

مزے لوٹینگے ہل مل وصال کے
ہاتھ گردن میں اس طور ڈال کے
موہن ۔ مائی ڈیر ہیر بھر بھر پیئں بیر
مزے لوٹینگے فصل بہار کے
شوکت چلو چلو دلجان جان تجھپر قربان
دورے چلینے دو بوس و کنار کے

قدرت ۔ گورے گورے گالوں کا دو ایک پیار (قہقہہ جاتے ہیں رشما کا مع سہیلیوں کے باغ میں آنا)

چلو گوندھیں چمیلی کے پھولوں کے ہار (گانا) کھلی نرگس ہے سوسن کہیں لالہ زار
آج کیوں باد صبا تو اس قدر اترائی ہے
وہی باسی پھولوں کی گلشن میں ڈالی لائی ہے
دیئے گلرخ نے شب کو جو مہکر اتار
چلو گوندھیں ۔ ۔ ۔
خدا رکھے زمانے میں تمہیں عہد شباب آیا
کہ جسکے روبرو تخت چمن کو بھی حجاب آیا
رخ گلگوں سے تیرے ہیں گل شرمسار
چلو گوندھیں ۔ ۔

غزل **شما**

پھر کبھی کمسنی کا دور آئے گا
یا یوں ہی عہد شباب جان کھائے گا
کب تلک آخر شاہمیں ستائے گا

غزل **نرگس**

پیاری وہ تو زمانہ خواب وخیال ہوا
کمسنی کا کیوں اسقدر ملال ہوا
کس لئے غیرت ندامت ہو
اب تو عاشقوں کے لئے قیامت ہو

سوسن

پیاری چال چلوگی جدم متوالی — سیکڑوں دل کی ہوگی پامالی
شوخ نظریں ہیں یا کہیں بھالے — بال ناگن سے کیوں ہیں پالے

نرگس

غزل
کہہ رہا ہے ابھار سینے کا — چھپنا دشوار ہے دفینے کا
کیجیے جلد ان کی رکھوالی — کوئی اچھا سا ڈھونڈیے مالی

شما

غزل
آخرش کیوں یہ چھیڑ خانی ہے — دل میں تم سب نے کیا یہ ٹھانی ہے

نرگس ڈرامہ۔ پیاری یہ چھیڑ خانی نہیں ہے بہارِ زندگانی ہے۔ عقل کی روشنی میں کوئی خوبصورت گل پسند فرمائیے اور لطفِ نوجوانی اٹھائیے

شما ڈرامہ گل کی صحبت میں تو ہمیشہ خار ہے۔

سوسن۔ پیاری جینڈ فوٹو ملاحظہ ہوں کیا کیا طرحدار ہیں

کہ جنکے حسن و خوبی کی زمانے بھر میں شہرت ہے — لگا دے پیار سے سینے جو دیکھے انکی صورت ہے

شما

غزل
تمہیں اپنے تئیں رکھو نہیں مجھکو ضرورت ہے — مجھے مردوں کی صورت پر ہمیشہ سے کدورت ہے

نرگس

ٹھیٹر
اتنا مزاج کیوں دکھاؤ جی آؤ آؤ — فوٹو یہ سینے لگاؤ جی آؤ آؤ
پیاری نویلی۔ جوبنا رسیلی — لطفِ جوانی اٹھاؤ جی آؤ آؤ

شما

ٹھیٹر
شوہر کے نام سے ہے خار جی جاؤ جاؤ — کرو نہ مجھ سے تکرار جی جاؤ جاؤ
چڑھتی ہے جوانی تو ہے دیوانی — شوہر کے نام پر پھٹکار جی جاؤ جاؤ

سوسن گانا۔ یہ بھی فوٹو دیکھو دلارا۔ دیکھ جسے ہو سینہ پارا۔ اسی سے شادی رچاؤ جی آؤ آؤ

شمسا

گانا (فوٹو دیکھکر)

اس میں بتا تو کون ہے خوبی پیٹ ہے پٹ ہے نکلا ناک ہے ڈوبی یہ ہے فوٹو بیکار جی جاؤ جاؤ۔

نرگس

گانا

یہ تو فوٹو غور طلب ہے چشم نرگسی نازک لب ہے۔ اسکو تو خاطر میں لاؤ جی۔ آؤ آؤ۔

شمسا

گانا

کیا ہی بھونڈا فوٹو دکھایا کون خدا نے اسکو بنایا اسکو دو کوڑے میں ڈال جی جاؤ جاؤ

سوسن

گانا

پیاری یہ دیکھو یوسف ثانی چوم لو بس اسکی پیشانی۔ اسکو دل آرا بناؤ جی آؤ آؤ

شمسا

گانا

ہمکو نہیں ہے اسکی ضرورت۔ یہ تو ہے لنگور کی صورت۔ تمہیں خدا کی ہو مار جی جاؤ جاؤ

نرگس

گانا

آپکی طبعت اگر پیاری نہ انسے شاد ہو اور بھی حاضر کروں فوٹو اگر ارشاد ہو

شمسا

شعر

مرد کے ہی نام سے طبعیت میری بیزار ہے یوسف ثانی اگر آوے نہیں درکار ہے

نرگس۔ ڈرامہ۔ حضور کی سالگرہ کی خوشی میں باغ کا مالی پھولونکی ڈالی لایا ہے اگر حکم ہو تو حاضر کروں

شمسا۔ ڈرامہ۔ ہاں شعر

دیکھ لو جاکر اگر ڈالی میں خالص پھول ہے اسکی ڈالی تو سر آنکھونسے مجھے مقبول ہے

فیروز

(داخلہ فیروز مالی کا)

ہاں ہاں خالص پھولونکی تازی یہ ڈالی ہے خدمت میں نذرانے کو لایا یہ مالی ہے

(مالی کو دیکھکر عاشق ہوتی ہے) اور منہ پھیر کر کہتی ہے)

شمسا۔ ڈرامہ۔ اُف او کا فر ادا میرے غرور کو ڈھانے والے ہ شعر

Taj Tahir Foundation

دل چرا لے گیا نگاہ کے ساتھ — سینہ خالی ہوا ایک آہ کے ساتھ

شعر
فیروز

ڈالی کیا کچھ خلاف شان ہوئی — باخطا کوئی مہربان ہوئی

شمسا

باغبان آیا تھا ڈالی مجھے چڑھانے کو — یا کہ آیا تھا ستمگار دل چرانے کو
مرد کے نام سے جس دل کو ابھی تھی نفرت — اب وہ تیار ہے دلبر تجھے بنانے کو

قوالی۔
فیروز مالی

مجھکو حیرت ہے بہت سنکے اس فسانے کو — آن میں ہوتی خبر ہے ابھی زمانے کو
ہیں کہاں آپ کہاں ایک ہیں ادنیٰ مالی — در بدر پھرتا ہوں محتاج ایک دانے کو

قوالی
شمسا

بھولے بھالے میرے اب سامنے انجان نہ بن — منہ دکھانے کے نہ قابل رہی زمانے کو
کیا حقیقت ہے تیری روبرو ان پھولونکی — میرے گل آ میرے ارمان دل کھلانے کو

ڈرامہ
فیروز

تو کیا یہ غریب باغبان اپنی قسمت پہ ناز کرے اور صحرائے الفت میں قدم دھرے

ڈرامہ
شمسا

ہاں ہاں تو باغبان نہیں ہے۔ میرے گلشن حسن کا ایک خوشرنگ پھول ہے۔
کون تھی وہ ادا جس نے مارا مجھے — وہ ادا تو دکھا پھر دوبارا مجھے
تجھ میں کیا خوبی ہے وہ جو دلکو میرے بھائی ہے (قوالی)۔ بولو بولو پیارے آخر آنکھ کیوں شرمائی ہے
جس نے مارا نظر کا دو دھارا مجھے — کون تھی .. ..

قوالی
فیروز

خوف رسوائی ہے ماہ پارا مجھے۔ — ورنہ تھا وصل تیرا گوارا مجھے

شاہ کی دختر کہاں ناچیز بے زر باغباں   فاصلہ ہے دور کا میرے تمہارے درمیاں
بس اسی فکر نے پیاری مارا مجھے   خوف رسوائی .. .. ..

قوالی

شمسہ

غیر کی نظروں میں بیشک تم ذلیل و خوار ہو   جان و تن کے آج سے لیکن میرے مختار ہو
بس تو ہی ایک دنیا میں پیارا مجھے   کون تھی .. .. ..

قوالی

فیروز

دلربائی کا نبھانا بہت مشکل کام ہے   آفتیں لاکھوں ہیں آئیں تو پھر انجام ہے
اسلئے معاف کیجئے خدارا مجھے   خوف رسوائی .. .. ..

قوالی

شمسا

سختیاں لاکھوں پڑیں یا کوہ غم سر پر گرے   وار پہ شمسا نہیں اے دلربا تم سے پھرے
آپ کے واسطے سب گوارا مجھے   کون تھی .. .. ..

قوالی

فیروز

میں بھی سر کرتا ہوں قدموں پر تیرے شمسا نثار   کر کے بسم اللہ لو پیاری پہن الفت کا ہار
جو پڑیں آفتیں سب گوارا مجھے   خوف رسوائی .. .. ..

قوالی

شمسا

ہار الفت کا پہن کر آپ سے اقرار ہو   ہار گردن سے نہ اترے زندگی کا ہار ہو
دنیا دھوکا نہ ہرگز خدارا مجھے   کون تھی .. .. ..

ڈرامہ ۔ پیارے جاؤ اور ایک ہار اور بنا کر لاؤ تاکہ میں اپنے ہاتھ سے تمکو پہناؤں

(فیروز کا جانا اور طغرل کا آنا)

طغرل

عاشق صادق پہ کبتک ڈہاؤ گی پیاری قہر   آتش فرقت جلاتی ہے مجھے شام و سحر
ابتو للہ اک نظر لطف و کرم فرمایئے   ہو چکی خفگی بہت زیادہ شرم مت کھایئے

Taj Tahir Foundation

شمسا

بارہا میں نے تجھے کتّے دیا دھتکار ہے — جوتیاں کھانیکو پھر بھی بے حیا تیار ہے

طغرل

ڈرامہ

مذہب عشق میں معشوق کی جوتیاں قابلِ عزت ہیں

تمہاری گالیوں کو اپنے حق میں میں دعا سمجھوں — بگڑنا روٹھنا دھتکارنا ناز و ادا سمجھوں

تمہاری یہ جوتیاں ہیں رد فرقت سے کہیں بہتر — درِ جاناں کی ذلت اپنے حق دار الشفا سمجھوں

گوارا ہے مجھے یہ سب پڑا رہنے دو قدموں پر — تیری چوکھٹ کو اپنے واسطے دار البقا سمجھوں

شمسا

قوالی

کمینے کم ظرف بدخو نہیں تو باز آتا ہے — کھڑے یاں عاشقی کے گیت گاتا ہے جاتا ہے

نہ تجھسا بےشرم دنیا میں ہے کوئی بشر دیکھا — مجھے نفرت ہے تجھسے کسلیئے جا سر پھراتا ہے

طغرل

قوالی

گوارا ہے خوشی سے خوب کو سو گالیاں دے لو — بہار حسن کے صدقے میں گر چاہو تو جاں لے لو

شمسا۔ ڈرامہ۔ او بدلگام۔ نمکحرام۔ پروردہ غلام تو اور تیرے کلام۔ آخر کیا ہے اسکا انجام

طغرل۔ ” پریشانی اور ذلت

شمسا۔ ” نہیں اس سے زیادہ

طغرل۔ ” آہ اس سے زیادہ اور کیا سزا ہوگی

کر رہی ہیں کام آنکھیں تیر کا شمشیر کا — کام لیتی زلف سے ہو آہنی زنجیر کا

اور جو کرنا ہو کر لو عاشقِ دلگیر کا

شمسا

قوالی

فیصلہ اس جا پہ یوں ہوگا تیری تقدیر کا — تو بنایا جائے لقمہ آہنی شمشیر کا

چند ہی عرصے میں پڑا وارث تو ہی جاگیر کا (فیروز خانی کا بارلیکر آنا)

فیروز مالی ۔ ڈرامہ ۔ لو پیاسی نخلِ امید کی کلیو لیا توتا ہے الفت میں کو ندکر ہاں بنا یا ہاے اور حسب فرمائش آپکو لایا ہے

طغل ۔ ″ ۔ کون پیاری کسکی پیاری ایک مالی کی پیاری ۔

فیروز مالی (سایڈ) افسوس رازِ الفت کھل گیا

شمسا (″) جامۂ پارسائی ڈھل گیا

شعر

طغل

اسی کا نام کیا دنیا میں شمسا پارسائی ہے ۔ ذرا بولو تو کچھ کیوں شرم سے گردن جھکائی ہے

بحر طویل ۔ اصلیت پارسائی کی سب کھل گئی جلد پہلو سے اس خار کو دور کر

خیریت ہے اگر اپنی تو چاہتی اسکے عوض مجھے جلد منظور کر

بحر طویل

شمسا

بڑے تو کٹرے کیا ہے یہ بیکار یا تیری نظروں میں اسوقت جو خار ہے

دیکھ دل سے میرے اور نظر سے میری میری نظروں میں یہ ایک گلزار ہے

بحر طویل

طغل

بے شرم آفریں ہے تیری عقل پر سمجھی گلزار جو خشک ڈالی کو تو

ایک سردار زردار کے روبرو چاہتی آہ کنگال مالی کو تو

بحر طویل

شمسا

تو نے سمجھا ہے کنگال مالی جسے یہ سراسر تیری عقل کی بھول ہے

میرے دل کا یہ مختار ہے ہر طرح میری نظروں میں یہ خوشنما پھول ہے

بحر طویل

طغل

آج سب طرح تیرے دل کا مالک ہے یہ میں نے مانا تیرے دل کا مختار ہے

کل پھر کون مختار مالک بنے جبکہ سر اسکا ہو تن دار تلوار ہے

بحر طویل — شمسا — (فیروز سے)

پیارے فیروز تیار ہو جائیے جرم الفت کی جو ہو سزا کے لیے
رنج و غم فکر سے کچھ ہو حاصل نہیں جائیے جائیے بس خدا کے لیے

بحر طویل — فیروز

ایسی قسمت بھلا عاشقوں کی کہاں سر جو قربان ہو دلربا کے لیے
شاہ تجویز مجھکو سزا جو کرے دل سے تیار ہوں اس سزا کے لیے

بحر طویل — شمسا

سر کٹانے کو فیروز تیار ہو ۔ آفریں آپ کے حوصلے کے لیے
ہار گردن میں الفت کا لو یہ پہن تیغ دشمن ہے کل اس گلے کے لیے

شعر — طغرل

دیکھ یہ ہوگا گھوڑا کل قتل کے میدان میں
اور تو ہوگی تڑپتی آہنی زندان میں

شعر — شمسا

ہے پریشان کرنیکی طاقت فقط شیطان میں
زندگی اور موت دونوں رہتے ہیں انسان میں

(جاتے ہیں مس موہن آتی ہے) مس موہن (کامک ۲)

ڈرامہ ۔ کل کی رات میں دی گریٹ سرکیریشا تھیٹریکل کمپنی کا مشہور کھیل گلبدن دیکھ رہی تھی کہ مسٹر شوکت شہریار کا پارٹ گلبدن کے مقابلہ میں ادا کر رہا تھا کہ جکی ہر ہر ادا میرے دل پر نشتر کا کام کر رہی تھی ۔ میں مسٹر شوکت کو اپنی کاکل میں قید کرنا چاہتی تھی کہ اسکی خود ہی تیر نظر کا شکار ہو گئی

فجو ۔ ڈرامہ مس صاحبہ پڑوس میں کل ایک بڑی چوری ہو گئی ہے ۔ ذرا ہوشیاری سے سونا ۔

مس موہن ۔ ڈرامہ ۔ ہاں ہاں میں نے بھی سنا ہے خیر تو بھی ذرا آج ہوشیاری سے سونا ۔ (داخلہ شوکت کا)

Taj Tahir Foundation

شوکت ڈرامہ ۔ آج تو پیاری مس مون سے خوب تنہائی میں چھنیگی کیونکہ آج وہ دھوبی کا بچہ نہیں ہوگا ۔ (داخلہ فطرت کا)

فطرت۔ڈرامہ۔ سچ کہتے ہیں کہ شیطان سے کوئی کتنا ہی بھاگے مگر وہ چار قدم آگے ہی رہتا ہے میں تو سمجھا تھا کہ آج میدان صاف ہوگا۔ مگر یہاں یہ خدائی گنہگار پہلے ہی سے تھرڈ کلاس پسنجروں کی طرح عشق کے اسٹیشن پر ڈٹا ہے ۔ کون مسٹر شوکت ۔

شوکت۔ڈرامہ۔ اہاہا۔کون مسٹر فطرت۔ ارے یار آج کا آنا تو بیکار ہوا ۔

فطرت ۔ ،، ہاں یہی میں بھی سوچ رہا تھا میں نے سنا ہے کہ مس مون آج سینما میں خونی خنجر کا کھیل دیکھنے گئی ہے ۔

شوکت ،، اور میں نے سنا ہے کہ کسی ڈینس پارٹی میں شریک ہیں ۔

فطرت ،، (علیحدہ) کمبخت مجھے دھوکا دیتا ہے ۔

شوکت ،، (علیحدہ) بیوقوف مجھے بیوقوف بناتا ہے ۔

فطرت ،، تو یار لوٹ چلو ۔ شوکت ۔ ڈرامہ ۔ ہاں چلو

دونوں اپنی اپنی طرف چلے جاتے ہیں ، فطرت واپس آکر مس مون کے مکان میں داخل ہوتا ہے ۔ شوکت بھی آتا ہے ۔ مس مون اور فجو کوڑوں سے مارتے ہیں یہ لوگ ہم شوکت ہیں ، ہم فطرت ہیں ، چلاتے ہیں ، مس مون پہچان کر کہتی ہے

مس مون ۔ ڈرامہ ۔ کون ڈیر شوکت ۔ فطرت معاف کرنا ۔ مجھے دھوکا ہوگیا ۔ کہیں آپ کے چوٹ تو نہیں آئی ۔

فطرت ڈرامہ ۔ جیسا کیا ویسی سزا پائی ۔ اچھا اب دو چار بوسے دلوایئے اور کوڑوں کی چوٹوں پر مرہم لگایئے !

مس مون ۔ڈرامہ ۔ معاف کرنا ، آج سے تو بندی مسٹر شوکت کا مال ہے

Taj Tahir Foundation

فطرت۔ ڈرامہ۔ ارر ر یہ کیا وبال ہے (گر پڑتا ہے ہائے غضب ہوگیا مرگیا)

فجو۔ تو میں آپکی لاش پر بیٹھکر ایک آنکھ سے رو دئے لیتا ہوں

شوکت۔ بس جناب یہاں سے تشریف کا ٹوکرا اٹھایئے اور ٹھنڈے ٹھنڈے گھر کو جایئے۔

فجو ، کیونکہ دیر ہوتی ہے وہاں گاہکوں کو جاکر دھلائی سمجھایئے۔

شوکت

شعر

پاس لاگالوں کو میں یوں چند بوسے پیار کے
تشنہ لب ہیں ایک مدت سے یہ لب رخسار کے

مس مون

شعر

آج سے تو مون کا ہی مون تیرا مال ہے
مجھکو کب انکار پیارے لیجئے یہ گال ہے

فجو۔ ڈرامہ۔ چلو بوسے بازی شروع ہوگئی

فطرت۔ ۔ افخدا ان گورے گالوں کا مزہ رقیب کے ہونٹھ چکھتے ہیں اور ہم دور سے تکتے ہیں

فجو۔ ڈرامہ آپ افسوس نہ فرمایئے لیجئے مس صاحبہ کے لمپ پاشو کے بوسے لیکر اپنا دل بہلایئے

فطرت۔ ڈرامہ۔ چپ بدذات میرے غصہ کی ڈگری بڑھ رہی ہے۔

مس مون۔ ،، تو جوتے کی ٹھوکر سے اتار دی جائیگی

(فجو دھکے دیکر باہر نکالتا ہے مس مون کا باپ بوم آتا ہے

مسٹر بوم۔ ڈرا یہ کون ہیں

مون۔ ڈرامہ تھیٹریکل کمپنی کے ایکٹر ہیں

بوم۔ ڈرامہ۔ یہاں کیوں آئے ہیں

فجو۔ ڈرامہ۔ یہ مس صاحبہ کو گانے کی تعلیم دیا کرتے ہیں

Taj Tahir Foundation

مسٹر بوم ۔ ڈرامہ ۔ بیٹی سبق بھی یاد کیا یا گانا ہی سیکھتی ہو

فجو ۔ ڈرامہ ۔ آجکل تو یہ عشق کا سبق پڑھا کرتی ہیں

بوم ۔ " ۔ کیا یہ تم کو گانا سکھاتے ہیں

موہن ،، ۔ نہیں مائی فادر میں ان سے شادی کرنا چاہتی ہوں

بوم ۔ ،، ۔ اُف شادی یہ ہرگز نہیں ہو سکتا کمبخت اپنا شوہر آپ ہی بنا بیٹھی
تیری سگائی تو مسٹر گڈ کے ساتھ ہو گئی ہے ۔

موہن ۔ ،، ۔ گڈ تو ایک کالا حبشی ہے

بوم ،، ۔ مگر روپیہ تو کالا نہیں ہے

موہن ،، تو کیا روپیہ کے ساتھ شادی کرتے ہو ۔

بوم ،، ۔ اری روپیہ کی تو ہر جگہ دنیا میں آبادی ہے ۔ اگر روپیہ نہیں تو پوری بربادی ہے

شوکت ،، ۔ مگر جناب مس صاحبہ تو حسن کی بھوکی ہیں

بوم ،، ۔ دور ہو خانہ خراب میری لڑکی کو بھڑکا بھڑکا کر خراب کر ڈالا (مارنے دوڑتا ہے)
(شوکت ہاتھ پکڑ لیتا ہے) ڈرامہ ۔ ارے فجو دوڑو اور اس پاجی سے میرا ہاتھ چھڑاؤ
فجو بوم کے ہاتھوں پر کوڑے مارتا ہے ۔ ارے کمبخت مجھ کو مارے ڈالتا ہے)

فجو ۔ ڈرامہ ۔ پھر ہاتھ کیسے چھوٹیں ۔

بوم ،، ۔ ارے اس خدائی گنہگار کے ہاتھوں پر مار ۔ (فجو بوم کے ہاتھوں پر مارتا ہے)

موہن ،، ۔ واہ ڈیئر میرے والد کو مروائے ڈالتے ہو ۔ (ہاتھ چھڑاتی ہے) اچھا جاؤ
کل بارہ بجے تم مسٹر گڈ کے روپیہ میں کالا منہ کر کے آنا (ختم ۔ جاتے ہیں
(طغرل افضل شاہ کو جاکر سلام کرتا ہے)

افضل شاہ ۔ اس وقت آنے کا سبب

طغرل ڈرامہ ۔ ستم غضب ۔

افضل شاہ ۔ ڈرامہ ۔ کیسی پریشانی

طغرل ۔ " عزت کی قربانی

افضل شاہ " کس کی

طغرل " حضرت کی

افضل شاہ " کس نے

طغرل " شمانے

افضل شاہ " شما

طغرل " جی حضور آپ کی پیاری دختر۔ ایک ذلیل مالی کی د...

افضل شاہ " کون مالی

طغرل " فیروز

افضل شاہ ۔ " فیروز باغبان اور شاہزادی فارس ضرب المثل ۔ شعر

زاغ کی چونچ میں انگور خدا کی قدرت ؛ پہلوئے حور میں لنگور خدا کی قدرت

آبرو دیتے ہوئے تجھکو نہ آئی غیرت ؛ وائے شما تیری صورت پہ ہی لعنت لعنت

شعر

طغرل

شمع فیروز ہے پروانہ ہے شما حضرت ؛ مل گئی خاک میں اس طور ہماری عزت

شعر

افضل شاہ

وہ شمع ہے تو میں ہوں اسکے لئے باد اجل ؛ آتش غیض میں پروانہ ابھی جائیگا جل

طغرل ڈرامہ ۔ حضور عالی فیروز کا بدن شکاری کتوں سے نچوایا جائے ۔ تاکہ وہ اپنے کئے کی سزا پائے

افضل شاہ ۔ ڈرامہ ۔ آہ اے شما

اٹھ گئی دنیا سے بالکل روشنی ایمان کی ؛ خون عصمت کا کیا اور آبرو قربان کی

پاک کردو جلد تر دنیا کو اس ملعون سے ؛ پیاس خنجر کی بجھاؤ باغبان کے خون سے

طغرل: ڈرامہ. حضور اپنے باغ میں تشریف لے چلئیے اور اپنی دختر کی عصمت کا ملاحظہ فرمایئے

کر گیا سینے میں دل میرا بیقرار کوئی (شمسا) میری نظروں میں بسی شکل طرحدار کوئی
دکھائی آئے نہ پھر شکل کبھی عہد شکن (غزل) تڑپ کے مر گیا کر کر کے انتظار کوئی
ہے گل باغ میں فرحت تھی فقط دم سے ترے گلوں میں بو ہے نہ گلشن میں ہے بہار کوئی
جلد آ لے خبر اے جان برائے للٰہ شکل کو تیری تڑپتا ہے جان نثار کوئی

ڈرامہ فیروزمالی

کون پیاری شما ماہ نگار ۔ دلسوز فیروز کے دل کا قرار
کھل رہا گلشن میں ان ماؤں کا مہر چاند ہے : روشنی مہتاب کی جس کی ضیاء سے ماند ہے

شمسا

ڈرامہ ۔ کون پیارے فیروز (قوالی)

دل لگی دل لگی میں لیا دل چرا جلد یہ پھر کہاں کو بہانا بتا
بیوفائی کی تمہارے تھی مجھے پہلے خبر پر نہیں معلوم کیسا عشق نے ڈالا اثر
میں تڑپتی رہوں یاں رہو تم جدا دل لگی .. ..

قوالی فیروزمالی

اب نہ کہنا مجھے بیوفا دلربا خراب تو کہا جو کہا سو کہا
سچ اگر پوچھو تو ہوتی بیوفا عورت کی ذات ہر بشر ہے جانتا مشہور ہے دنیا میں بات
مرد ہوتے ہیں پیاری شہید وفا اب نہ .. .. ..

قوالی شمسا

آپ کی ایسی وفاداری کو لیکر کیا کروں تم رہو مجھ سے جدا فرقت میں میں تڑپا کروں
ہے قیامت صنم تم سے رہنا جدا دل لگی .. .. ..

قوالی فیروزمالی

آپکے قدموں پہ میری نقد جاں قربان ہے ۔ دین و دنیا ہے تو ہی فیروز کا ایمان ہے
کفر کا ڈر نہ ہوتا تو کہتا خدا ۔ اب نہ .. .. ..

قوالی

شمسا

مجھکو بھی الفت میں کچھ پرواہ نہیں ہے جان کی ؛ آپکے اوپر حیا کی آبرو قربان کی
اب لگا سینے ۔ دل کی لگی کو بجھا ؛ دل لگی .. .. ..

(شمسا فیروز کے سینے ملا چاہتی ہے بادشاہ نکل کر کہتا ہے)

ڈرامہ

بادشاہ

بجائے اس ذلیل مالی کے خنجر آبدار کے گلے لگائی جاویگی اور آب اجل سے لگی بجھائی جاویگی
(بحر طویل) دیکھ شمسا ذرا تو ادھر کی طرف غور کر کون ہیں اور تو کون ہے
کس کو سینے لگا کر بجھاتی لگی بے حیا بول یہ روبرو کون ہے

بحر طویل

شمسا

اسکی تعریف مجھ سے نہ پوچھو پدر میری نظروں میں خوشرنگ یہ پھول ہے
خون میں دل میں سر میں سمایا ہے اے پدر مجھکو فیروز مقبول ہے

بحر طویل

افضل شاہ

ترک دنیا کو بھی دل سے تو کر چکی تھی شریفوں کی شادی سے نفرت تجھے
خون عصمت کا مالی سے کرتے ہوئے کچھ بھی آئی زوالی نہ غیرت تجھے

بحر طویل

شمسا

تم کو تو ایک کم ظرف مالی ہے یہ مجھ سے پوچھو مجھے قوم عالی ہے یہ
اب تو دامن اسی سے مرا بندھ چکا بس میری جان تن کا سوالی ہے یہ

افضل شاہ ۔ ڈرامہ ۔ بس بند کر زبان او بے شرم
شمسا ۔ ‍‍ ‍‍،، ، اے شاہ رحم

افضل شاہ

ڈرامہ۔ موت تمہارے اوپر رحم کھائیگی اور قبر میں ہمیشہ کی نیند سلائی جائیگی

طغرل

بحرطویل

(شمسا سے)

خیریت اب بھی شمسا ہے ناداں غبار سر سے رسوائی کے داغ کو دور کر
تیری حرکت پہ آتی حیا کو حیا اس قدر بے حیائی نہ منظور کر ٭

شمسا

بحرطویل

میں نے مانا کہ بیشک ہوں میں بے حیا انتہا بے حیائی دکھاؤنگی میں
داغ رسوائی کا جو ہے سر پر میرے اسکے بدلے میں سر کو کٹاؤنگی میں

افضل شاہ

بحرطویل

جلد اس بے شرم کی زبان کاٹ لو گفتگو اسکی کرتی ہے زخمی جگر
اور کتے شکاری منگا کر ابھی چھوڑ دو تا کہ کھاجائیں سب نوچکر

ڈرامہ۔ طغرل اس ذلیل لڑکی کو فولادی زنجیروں کی سیر کراؤ اور اس شاہی غدار کے خون سے خنجر کی پیاس بجھاؤ۔

طغرل

ڈرامہ۔ فیروز عنقریب تیری موت تجھ سے ملنے والی ہے اپنی آخری تمنا بیان کر

فیروز پالی

لاؤنی

قدموں پہ اسکے جبدم میرا سر ہو / بس اسی وقت گردن پہ یہ خنجر ہو
اے شاہ آخری یہی آرزو ہے / دنیا ہے سب ہیچ قضا کی فقط جستجو ہے

شمسا

لاؤنی

دلدار سخن یہ کیسا فرماتے ہو / اور مجھے اکیلا چھوڑ کہاں جاتے ہو
فیروز مردوں میں تجھے بچاؤنگی / تیرے خاطر یہ سر اپنا بھینٹ چڑھاؤنگی

Taj Tahir Foundation

لاڈلی

فیروزمالی

دلدار عشق کا حق ادا ہونے دو — یہ سر قدموں پہ جاں فدا ہونے دو
مارے ہے حشر تک مزا عشق کا یاد — صبر کرو پھر ملیں حشر میں ہم تم ہو ہو شاد

لاڈلی

شمسہ

میں تم سے پہلے جا کے عدم سوتی ہوں — فصل بہار میں شکل خزاں ہوتی ہوں
بیوفا کہیں گے لوگ مجھے دلدار — میرے سامنے مرد نہیں یہ ہونیکا زنہار

شعر

افضل شاہ

باندھ کر لیجاؤ ان کو جلد مقتل گاہ میں ؛ ان کی ہستی کو مٹا دو آبرو کی راہ میں

طغرل

ڈرامہ. حضور علاوہ موت کے انکو ایسی سزا دیجاوے تاکہ دنیا خوف کھائے

ڈرامہ

افضل شاہ

سوائے موت کے تدبیر بتا کونسی ہے ؛ ایسے مجرم کے لیے جور و جفا کونسی ہے
ان کے جینے سے زمانے میں نفع کونسی ہے

شعر

طغرل

ایسی تجویز کہ ان دونوں کو دیجائے سزا ؛ عشق بازی کا بھی کچھ روز تو ملجائے مزا

ڈرامہ

افضل شاہ

اچھا شمسہ کو زنجیروں میں کسوا کر سر بازار بندھوا دو۔ اور فیروز کو اسکے تم کیلئے چھوڑ دو۔ اور شہر میں منادی کرادو کہ جوان کو کہانا پانی دیگا موت کی سزا پائیگا

مکان مس مون — مسٹر بوم — کامک ۳

ڈرامہ۔ نہیں میں ایک ایکٹر سے شادی نہیں کرونگا۔ تیری شادی تو مسٹر گڈے سے جو ایک مالدار آدمی ہے کرونگا۔ بول راضی ہے۔

Taj Tahir Foundation

ڈرامہ۔
مون
جیسی مرضی ہو (داخلہ شوکت کا گڈ کی حلیہ میں) شوکت۔ السلام علیکم
ڈرامہ
بوم
خوش رہو بیٹا۔ مس مون اب تیری قسمت کھل گئی۔ تو ایک اچھے اور مالدار کی بیوی بننے والی ہے۔
مجو۔ ڈرامہ۔ کیوں نہیں کوے اور ہنس کا جوڑا ہے۔
ڈرامہ
مس مون
(یا اللہ گڈ آنیوالا ہے) تو آبا اب جلد نکاح پڑھوا دیجیے۔
مجو۔ ڈرامہ۔ جی ہاں نہیں تو نکاح ٹھنڈا ہو جائے گا۔
(داخلہ فطرت کا گڈ کے روپ میں)
فطرت
ڈرامہ۔ ٹھہرو دھوکا نہ کھاؤ۔ اصلی گڈ سے نکاح پڑھاؤ
مسٹر بوم
ڈرامہ۔ یا حق تعالیٰ یہ کون آگیا۔ کالے منہ والا
فطرت
ڈرامہ۔ یہ کیا اندھیر ہے جناب والا۔ مجھ سے بات چیت دوسرے نکاح
بوم
ڈرامہ۔ یا پروردگار یہ کیا ہے اسرار۔ ایک شکل کے دو گڈ اب کیا کروں
مجو
ڈرامہ۔ اب حضور مس صاحبہ کو آدھی آدھی بانٹ دو۔
فطرت۔ ڈرامہ۔ مس مون تو ہمارا مال ہے۔

مسٹر بوم

ڈرامہ۔ یا خدا یہ کیا وبال ہے۔ شادی کروں تو کس سے کروں

(داخلہ گڈکا) مسٹر گڈ

ڈرامہ۔ میں جناب سے ۱منٹ دیر ہونے کی معافی چاہتا ہوں

ڈرامہ مسٹر بوم

یا پروردگار۔ یہ کیا اسرار۔ ایک ہی شکل کے دامادوں کی بھرمار

بیٹی کے لئے تین تین داماد تیار

مسٹر گڈ۔ ڈرامہ۔ یہ دونوں صاحب کیوں آئے ہیں

مسٹر بوم " یہ مس مون سے نکاح کرنے آئے ہیں۔

مسٹر گڈ " او دغا باز بڈھے ایک سے بیاہ نہ۔ تین تین کو بلایا

مسٹر بوم

ڈرامہ۔ ارے فجو یہاں تو ایک شکل کے تین تین داماد موجود ہیں۔

کیا کروں۔ کہاں مروں۔ نکاح کروں تو کس سے کروں

فجو

ڈرامہ۔ میری رائے میں تینوں سے نکاح کر دیجئے یہ آپس میں سمجھ لیا کرینگے

مسٹر بوم

ڈرامہ۔ ارے او خانہ برباد۔ تم میں سے کون ہے اصلی داماد

فطرت۔۔ ڈرامہ۔ ہم

شوکت " ۔ ہم

مسٹر گڈ " ۔ ہم

مسٹر بوم " ۔ اچھا تم اپنے نام بتاؤ

Taj Tallum Foundation

مسٹر گڈ ۔ ڈرامہ ۔ مسٹر گڈ

مسٹر فطرت ۔ ،، ۔ مسٹر گڈ

مسٹر شوکت ۔ ،، ۔ مسٹر گڈ

مسٹر بوم

ڈرامہ ۔ ارے تم کو کیا ہو گیا ہے ۔ ایک ہی نام کے تینوں داماد ۔ فجو یہ کیا معاملہ ہے ۔ ہے کوئی تدبیر تبا اب کیا کروں

فجو

ڈرامہ ۔ حضور ان تینوں مرگھٹ کے بھوتوں کو لے جا کر کسی مزدور پارٹی میں فروخت کر دیجئے ۔

مس موں

ڈرامہ ۔ اچھا اما میں آپ کو رائے دیتی ہوں

مسٹر بوم ۔ ڈرامہ ۔ کہو

مس موں ۔ ڈرامہ ۔ ان تینوں کی آنکھ میں پٹی باندھ کر کھڑے کرو ۔ وُہ ٹُو تھری پر جو مجھے پکڑ لے اسی سے نکاح کرا دو ۔

(مسٹر بوم کو فطرت ۔ فجو کو گڈ ۔ اور شوکت مس موں کو پکڑتے ہیں)

بوم ڈرامہ ۔ ارے بیوقوف مجھے پکڑ لیا ۔

فجو ۔ ،، ۔ ابے اندھے مجھے پکڑ لیا ۔

گڈ ۔ ،، ۔ ہائے کیسی بدنامی

فطرت ،، ۔ ہائے کیسی ناکامی

فجو ۔ ،، ۔ ہو گیا فیصلہ ۔ جاؤ بے نکلو شیطانی پلٹن کے سولجرو

(دھکے دے کر نکالے جاتے ہیں)

Taj Tahir Foundation

مس موہن

ڈرامہ۔ ابا جان اب شرط پوری ہوگئی نکاح پڑھا دیجئے

فجو

ڈرامہ۔ ہاں حضور ان کا کنوار پن اتار دیجئے کیونکہ مس صاحبہ کنوارے
پن سے بہت گھبراتی ہیں۔

مسٹر بوم

ڈرامہ۔ تمہارا نکاح اگلے اتوار کو گرجا میں پادری صاحب کے ہاتھ سے ہوگا
تب تلک ایک دوسرے کی بانگی دیکھو۔

مجو

ڈرامہ۔ یہ بھی صلاح ٹھیک ہے ابھی کھرا کھوٹا دیکھ لیجئے۔ (جاتے ہیں)

طغرل

شعر
اٹکی ہے دم لبوں پہ فقط وصل یار میں ؛ پوچھو اگر تو دفن ہوں زندہ مزار میں
(داخلہ حسنا کا)

حسنا

ڈرامہ۔ اے شاہ خوباں میں واقعی زندہ درگور ہوں

طغرل

ڈرامہ۔ کون حسنا۔ جا میرے سامنے سے دور ہو جا۔ شعر
تو کھٹکتی اس گھڑی نظروں میں مثل خار ہے
جا یہاں سے مجھ کو تیرے وصل سے انکار ہے

حسنا

وصل سے اے شاہ خوباں کیوں مرا انکار ہے ؛ کون وہ کافر ادا جسکو کرتا پیار ہے

کس سے دل کی لگی کو بجھانے لگے ؛ اس جلے دل کو پیارے جلانے لگے

کون سی وہ ماہرو جس پہ تم شیدا ہوئے !

مجھ سے بھی بڑھ کر جہاں میں کیا حسیں پیدا ہوئے

جس کے انداز دل کو لبھانے لگے ؛ کس سے .. ..

قوالی

طغرل

جا چلی یاں سے کیوں دل دکھانے لگی ؛ بے شرم بے حیا سر پھرانے لگی

سارے عالم میں وہی ایک ماہرو پیدا ہوا !

جس کے اک انداز پہ یہ دل میرا شیدا ہوا

اس کی ہر ہر ادا دل کو بھانے لگی ؛ جا چلی .. ..

قوالی

حسنا

تم مرو غیروں پہ اور فرقت میں ہم تڑپا کریں

کیجئے انصاف تو بتلائیے ہم کیا کریں !

کس کی تعریف تم مجھ سے گانے لگے ؛ کس سے .. ..

قوالی

طغرل

اب کہاں سے لاؤں دل حسنا تمہاری یاد کو

کر چکا یہ دل نذر ہے اک ستم ایجاد کو

جسکی فرقت مجھے خوں رلانے لگی ؛ جا چلی .. ..

بحر طویل

حسنا

وصل تیرا صنم بھیک میں مانگتی اپنے در سے نہ تو گدا خالی پھرا

میں بتوں کی محبت کی تیرے صنم تیرے در سے نہ کوئی سوالی پھرا

بحر طویل

طغرل

Taj Tahir Foundation

بے عقل کیا محبت کوئی بھیک ہے جسے میں سے لیکے تھوڑی سی دیدوں تجھے
جانا خالی اگر تو نہیں چاہتی بھیک میں دیجے ٹھوکر کو بھیجوں تجھے!
(ٹھوکر کھا کر روتی ہوئی جاتی ہے)

قوالی شمسا بازار

پیاس سے بیتاب ہوں اٹکی لبوں پر جاں ہے
کوئی دم کی جان دمن شمسا تیری مہمان ہے
دیکھ لو بھر کر نظر سینے لگا لو پیار سے
اس جلے دل کی یہی حسرت یہی ارماں ہے

قوالی فیروز مالی

گر عدم آباد کی تو ہو چکی مہماں ہے
تو تیرے قدموں پہ سر فیروز بھی قربان ہے
لے چلو شیدا کو کیوں جاتی ہو تنہا چھوڑ کر
مجھ سے گر ملنے کا دل میں آپ کے ارماں ہے

قوالی شمسا

تیرے صدقے تیرے قربان اے میرے ارمان دل
نام مرنے کا نہ لو سنکر یہ دل حیران ہے
رہ کے زندہ نام اس مردہ کا زندہ کیجیے
میری بربادی کی دنیا میں تو ہی پہچان ہے

قوالی فیروز مالی

چاہتی زندہ اگر ہو تجھ کو تو زندہ رہو
تو ہماری زندگی اور موت کا سامان ہے

دشمنوں میں چھوڑ کر مجھ کو عدم جانا نہیں
ورنہ اس کے فیصلہ کو حشر کا میدان ہے

قوالی۔ **شمسا**

پیاس سے سوکھا گلا ہے بات کرنا ہے محال
اب بتاؤ کس طرح پیارے بچے گی جان ہے
قید کی سختی سہوں یا پیاس کی شدت سہوں
آہ کیسا دشمن جاں ہوگیا سلطان ہے

قوالی **فیروز مالی**

اس شہر میں کوئی پانی ہم کو دے سکتا نہیں
اس طرح کا حکم جاری ہوچکا سلطان ہے
خیر میں جاتا ہوں تم کو مانگنے پانی کہیں
کوئی شائد ہم غریبوں پر کرے احسان ہے

(جاتا ہے)

بحر طویل **طغرل کا سپاہی**

پانی حاضر ہے لو شہر بانو بیو اس قدر پیاس سے کیوں پریشان ہو
اور جو چیز درکار ہو آپ کو اسکی خادم سے اسوقت فرمان ہو

بحر طویل **شمسا**

حکم شاہی کی تم کو نہیں کیا خبر کس لئے مجھپہ احسان پانی کا ہے
دیکے پانی میری تم بچانے ہو جاں کیا نہیں خوف کچھ زندگانی ہے

بحر طویل **سپاہی**

حکم شاہی کی یا تو مجھے ہے خبر شرط شامل یہ اس جام پانی میں ہے
چھوڑو مالی کو طغرل سے شادی کرو یہ خوشی شاہ کی مہربانی میں ہے

بحر طویل **شمسا** (گلاس پھینک کر)

ایسے پانی پہ لاحول ہو لاکھ بھی اور لعنت ہے طغرل سے شیطان پہ
شرم ہے شرم ہے پھر وہی شرط ہے مجھکو افسوس ہے عقل سلطان پہ

بحر طویل **سیاہی**

شہربانو یہ ضد اپنی اب چھوڑ دو فائدہ کچھ نہ ضد کے بڑھانے میں ہے
شہ کی بیٹی کہاں کم ظرف باغباں اسکی رسوائی سارے زمانے میں ہے

بحر طویل **شمسا**

شاہ افضل و طغرل رہے بیٹھ تھک آپ باقی رہے امتحاں کے لیے
جایئے جایئے جایئے اب تو شمسا ہے اس باغباں کے لیے

سیاہی

ڈرامہ ۔ فیروز کی یاد شمسا کے دل سے نکلنا دشوار ہے ۔ آقائے طغرل کی ساری کوشش بیکار ہے ۔ (جاتا ہے)

(شہر میں فیروز کا پانی مانگنا) **فیروز مالی** (خیال شکستہ)

شہر میں کوئی سخی نہیں ہے جو ہم غریبوں پہ رحم کھائے
لگاتے پھرتے صدا ہیں در در کوئی دادرس نظر نہ آئے
کسی نے پوچھی نہ بات کوئی جو کہتے تھوڑا سا حال اپنا
زمیں ہے دشمن فلک ہے دشمن سنائیں کس کو ملال اپنا
خدایا دس دن کے بھوکے پیاسے دکھاتے پھرتے ہیں حال اپنا
بس اب ہماری یہ التجا ہے قضا سے کر دے وصال اپنا

Taj Tahir Foundation

ہوا میسر نہ آب و دانہ کہو یہ اب کس کے در پہ جائے
شہر ہیں

(شہر کے لوگ تالی بجاتے ہیں پاگل ہے پاگل ہے کہکر شور مچاتے ہیں اور پتھر مارتے ہیں)

خیال بحر شکستہ

مری مصیبت پہ ہنس رہے ہو ذرا خدا کا تو خوف کھاؤ
برستے پتھر ہیں ہر طرف سے تبر بیچوں سے جان بچاؤ
زمانے اپنے کو رو رہے ہیں ڈرو خدا سے نہ تم رلاؤ
ہیں ہم ستائے ہوئے فلک کے بس اب نہ زیادہ ہمیں ستاؤ
ہوا بدن چور چور سارا ہزاروں ہیں گھاؤ تن پہ آئے
شہر ہیں

(خیال بحر شکستہ) شہر کے آدمی

شہر کی گلیوں میں کیوں پریشاں ہے پھرتا اس طور کون تو ہے
ہے کوئی دشمن کا تو ستایا یا کوئی گلرخ کی جستجو ہے

(خیال بحر شکستہ) فیروز زمالی

وہ نخل امید بے ثمر ہوں نہ جسمیں گل ہے نہ جسمیں بو ہے
بتاؤں کیا تم سے حال اپنا فقط قضا کی ہی جستجو ہے
تھے آئے یاں پانی مانگنے کو کہ جسکے بدلے ہیں زخم پائے
شہر ہیں

شہر کے آدمی

ڈرامہ اے دیوانے تیرا کس چیز کا سوال ہے
فیروز زمالی ۔ ڈرامہ ۔ تھوڑے سے کھانے اور پانی کے لئے یہ حال ہے

شہر کے آدمی

ڈرامہ۔ چل تجھکو اپنے گھر پر کھانا کھلا کر پانی پلائیں۔

شعر

فیروز مالی

نہیں درکار خود مجھ کو مہربان آب و دانہ ہے
کسی کی پیاس کو کر یاد رونا غم کا کھانا ہے
منگا دو گر منگا سکتے ہو تھوڑا سا یہاں پانی
کسی بندے خدا مرتے ہوئے کی جان بچانا ہے

شہر کے آدمی

ڈرامہ۔ اے دیوانے تو بیشک دیوانہ ہے

فیروز مالی

ڈرامہ۔ آج یہ بھی معلوم ہوا کہ عاشقوں کا دوسرا نام دیوانہ ہے۔

شہر کے آدمی

ڈرامہ۔ تو کسی کا عاشق زار ہے

فیروز مالی

ڈرامہ۔ جو محبت کے جرم میں بندھی سر بازار ہے

شہر کے آدمی

ڈرامہ۔ او بدمعاش تو شاہی گنہگار ہے۔ شمسا کا عاشق زار ہے
لڑکو! دوڑو۔ اس پر اتنے پتھر مارو کہ اس کا سر چور چور ہو جائے
(لڑکے پتھر مارتے ہیں۔ گھبرا کر بھاگتا ہے، اور طغرل کے مکان پر پہنچتا ہے)

مستزاد

فیروز مالی

اے شاہ وقت رحم کر پانی پلا پلا ۔ پانی پلا پلا

Taj Tahir Foundation

دم ٹوٹ رہا پیاس سے لب خشک ہے گلا۔ پانی پلا پلا

مستزاد طغرل

زندہ کھڑا ہے میرے جلانے کو بر ملا۔ یہ تیرا حوصلہ

ماروں گا تجھے ٹھہر تو پیاسا رُلا رُلا۔ پیاسا رُلا رُلا

مستزاد قیس وزمالی

دشمن اگر جو میں ہوں تو حاضر ہے یہ گلا۔ تیغ دو دم چلا

صدقہ تو اپنے عیش کا شمسا کو لے چلا پانی پلا پلا۔

مستزاد طغرل

اس نابکار زن کا زباں پہ نہ نام لا۔ دل اس سے ہے جلا

ماروں گا یوں ہی اسکو بھی پیاسی رُلا رُلا۔ پیاسی رُلا رُلا

مستزاد قیس وزمالی

صدقہ دے پانی پیاس شہیدانِ کربلا۔ ہوگا تیرا بھلا

پیاسی وہ مر رہی ہے ذرا خوفِ خدا لا۔ للّٰلہ جِلا جِلا

مستزاد طغرل

مغرور ہل رہا ہے محبت کا یہ صِلہ۔ اس میں ہی کیا گلہ

طغرل تمہارے حق میں مصیبت کی ہے بلا۔ دے خاک میں ملا

قیس وزمالی

ڈرامہ۔ اوخدا۔ اوخدا تو کہاں سو رہا ہے۔ تیرے بندوں پہ کیا کیا ظلم ہو رہا ہے۔

(شعر)

ارے او عیش کے دیوتا تیرے در کا پجاری ہوں

فقط تھوڑے سے کھانے اور پانی کا بھکاری ہوں

شعر طغرل (ٹھوکر مارتا ہے)

تجھے جوتے کی ٹھوکر بھیک میں دیتا ہوں نذرانہ
یہ ہے تحفہ محبت کا اسے شما کو دکھلانا

(فیروز روتا ہے۔ حسنا داخل ہوتی ہے)

حسنا

ڈرامہ۔ اے شاہِ حسن اب زیادہ نہ ستاؤ

طغرل

ڈرامہ۔ کون ؟ حسنا (شعر)

مثل شیطان کے ہر وقت اڑی رہتی ہے
کیوں میرے کالی بلا پیچھے پڑی رہتی ہے

ڈرامہ۔ جا میرے پاس سے تیرے لئے جواب انکار ہے

حسنا

ڈرامہ۔ نہیں پیارے اس انکار کو اقرار سے بدل دو

طغرل

ڈرامہ۔ بدلوں گا ضرور بدلوں گا۔ مگر ایک شرط پر

شعر حسنا

تمہاری شرط سب پوری کروں ارشاد فرماؤ
اگر درکار جاں کی ہو خوشی سے کام میں لاؤ

طغرل

ڈرامہ۔ دل سے یا زبان سے

حسنا

Taj Tahir Foundation

ڈرامہ۔ نہیں جان اور ایمان سے۔ شعر۔

اٹھاؤ ہاتھ میں خنجر ہمارے حکم کو پاکر ابھی فیروز مالی کو سلادو خاک پر جاکر
ہری کر زندگی میری عدو کا خوں برساکر

حُسنا۔ ڈرامہ۔ خون؟

شعر

طغرل

سنکر کے نام خون کا کیوں زرد ہو گئی
گرمی تمام عشق کی کیا سرد ہو گئی

شعر

حسنا

ہوتا نہ دل میں میرے جو خوف خدا اگر اِک آن میں پہونچکر اڑاتی ہیں اُس کا سر
آخر مجھے بھی جانا ہے اک دن خدا کے گھر

طغرل

ڈرامہ۔ او فریبی دیوتا۔ تمھاری صداقت پرستی کا راز کھل گیا۔
دامنِ وفا دُھل گیا

حُسنا

ڈرامہ۔ آہ تیری محبت نے مجبور کیا اور اس خوفناک شرط کو منظور کیا۔

(جاتی ہے)

طغرل

ڈرامہ۔ او بولتی۔ چڑیا۔ طغرل تجھ سے زیادہ چالاک ہے۔ تیرے ہاتھ سے فیروز کو قتل کراتا ہوں۔ پھر تجھے سولی دلواکر تیرا بھی جھگڑا مٹاتا ہوں۔

گانا شمسا

جدا ہو کے تم سے چلی عدم ذرا شکل اپنی دکھایئے
تیرے وصل کو ہوں تڑپ رہی مجھے آکے سینے لگایئے

گانا۔ فیروز زمانی

اس عاشقِ خستہ زار کو نہ بلایئے نہ بلایئے
ملی جسکے باعث یہ سزا اسے پیاری دل سے بھلایئے

گانا۔ شمسا

اسی آرزو میں بھٹک رہی تیرے دید کو جان اٹک رہی
یہی پھانس دل میں کھٹک رہی نہ یہ کلمے مجھکو سنایئے

گانا۔ فیروز زمانی

تیرے واسطے پھرا در بدر نہیں بوند پانی کہیں ملا
تیری پیاس کیسے بجھاؤں میں وہ جتن تو مجھکو بتایئے

گانا۔ شمسا

مرے واسطے موت کا جام ہے نہیں خواہش آب و طعام ہے۔
بس اب آخری تو سلام ہے نہیں یاد میری بھلایئے

سپاھی

ڈرامہ۔ بانو بانو رحم کھایئے۔ بس ذلیل مالی کے پیچھے عزیز جان نہ گنوایئے

شعر

ہو رہا ہے آسماں پتھر کا ہے ٹکڑے جگر
اس پیاری جان پر اے شہر بانو رحم کر

شمسا

Taj Tahir Foundation

خواب میں بھی ہیں خیال یار سے غافل نہیں
خوف سے گھبرا کے پھر جائے کہیں یہ دل نہیں

سیاہی

ڈرامہ۔ بانو صرف تمہاری ہاں ان تمام مصیبتوں کو راحت سے بدل سکتی ہے

شمسا

ڈرامہ۔ اے غدارو یہ تمہارے ظلم شمسا کی نہیں کو نہیں بدل سکتے

سیاہی

ڈرامہ۔ نہیں بانو ایسا نہ کرو شعر
شوق سے پانی پیئو حاضر یہ ٹھنڈا جام ہے
اس کے بدلے صرف ہاں کرنا تمہارا کام ہے

شعر شمسا
جام یہ پانی کا ہے پینا مجھے مطلق حرام
جا یہاں سے دور لے جا جام پروردہ غلام

گانا فیروز زمانی
کبھی کوششوں میں نہ کی ذرا تجھے پانی پیاری نہ لا سکا
میرے پاس باقی ہے خون دل یہ لو پیاس اس سے بجھایئے
(فیروز خنجر سے سینہ چاک کرنا چاہتا ہے۔ حسنا دوڑ کر ہاتھ پکڑ لیتی ہے)

حسنا

ڈرامہ۔ کبھی نہیں مرنے دونگی۔ ایسے وفادار عاشق کو کبھی نہیں مرنے دوں گی

فیروزمانی

دو بتا نیک خاتون تم کون ہو حور جنت کی ہو یا کہ انسان ہو
جو کہ مشکل میں مشکل کشائی کرو، فوج شیطان میں نور ایمان ہو

بحر طویل۔ حسنا

میں گنہگار ناچیز مخلوق ہوں قتل کرنے کو آئی تھی تیرے لئے
اس دغاباز طغرل کی بھیجی ہوئی دیکھ تلوار لائی تھی تیرے لئے

بحر طویل فیروز نمالی

گر میرے قتل سے ہو تمھیں کچھ نفع کیجئے قتل اپنے بھلے کیلئے
شوق سے سر یہ حاضر ہے آگے تیرے تیغ گر لائی ہو اس گلے کیلئے

بحر طویل حسنا

آج سے تم میرے بھائی ہو میں بہن شوق سے پانی لاتی ہوں تیرے لئے
شاہ جو چاہے اسکی سزا مجھکو دے اپنے سر کو کٹاتی ہوں تیرے لئے

بحر طویل شمسا

آن میں شاہ کو جا کے پہونچے خبر آپ بھی اس بلا میں گرفتار ہو
چند روزہ بہن زندگی کے لئے ہم نہ ہرگز خدا کے گنہگار ہوں

بحر طویل حسنا

کر دیا میں نے قربان یہ جان و تن آپ دونوں کی شرط وفا کیلئے
شہ کی ہر اک سزا کو میں تیار ہوں پی لو پانی بہن بس خدا کے لئے

بحر طویل شمسا

آب و دانہ مقدر سے ہے اُٹھ چکا اب خدا جو کھلائیگا تو کھائیں گے
ورنہ یوں ہی تڑپتے ترستے ہوئے ایک دن اس جہاں سے گذر جائینگے

فیروز نمالی۔ ڈرامہ۔ اے نیکی کے فرشتے یہ کیا خیال ہے

حسنا

ڈرامہ۔ آپ کا انکار حسنا کا باعث رنج و ملال ہے

فیروز عالی

ڈرامہ۔ خیر تمہارے اشارے پر ہم تو گھٹ پانی پیتے ہیں۔ دیکھئے اس کا کیا انجام ہوتا ہے

(دونوں کھاکر پانی پیتے ہیں)

(داخلہ طغرل کا)

شعر۔ غافلو! آج سے اس رسم وفا کو بھولو
نام طغرل کا جپو اور خدا کو بھولو

حسنا

ڈرامہ ۔ کون طغرل او دغاباز طغرل (قوالی)

دیکھنا شکل تیری نہ درکار ہے تو دغاباز مکار و غدار ہے
اب نلک غلطی سے تجھ پر نقد جان قربان کی
کیا خبر تھی مجھکو ہے خصلت تیری شیطان کی
آج سے تیری الفت سے انکار ہے دیکھنا .. .. ..

قوالی۔ طغرل

جان کا تیری طغرل طلبگار ہے اور تجھے عشق حضرت کا آزار ہے
بعد مدت کے پھنسی ہے آج میرے جال میں
بھول جا الفت کی باتیں ہے کہاں کس خیال میں
اب تو مجرم ہے شاہی خطاوار ہے جان کا .. .. ..

قوالی حسنا

Taj Tahir Foundation

واسطے ان بیکسوں کے شوق سے قربان ہوں
یہ بھی ہیں بندے خدا کے ہیں بھی اک انسان ہمیں
ہوتا انسان کا انسان مددگار رہے تو دغاباز ،

قوالی

طغرل

بے حیا ان مجرموں کی گر ہے تو امداد دیر
تو بتا اب کون آوے گا تیری فریاد دیر
بے بلا جو کہ تیرا مددگار رہے جان کا ۔

قوالی

حسنا

ایسے نازک وقت میں کون کام اپنے آئے گا
ہم غریبوں کی فقط مولی مدد فرمائے گا
جو کہ دنیا کا ستار غفار رہے تو دغاباز ۔

شعر

طغرل

تو بھی زیور پہن اب انہی زنجیر کا
اور چل کر دا پر کر فیصلہ تقدیر کا

ڈرامہ

سشما

آہ جس قدر مجھکو ستانا ہو ستا مگر او ظالم اس بیگناہ پر رحم کھا

طغرل

ڈرامہ ۔ رحم ! طغرل سے رحم چاہتی ہے یاد کر جب میں تجھ سے رحم کی درخواست کرتا تھا تو مجھے جوتہ کی نوک سے ٹھکراتی تھی

(طغرل تینوں کو باندھکر بادشاہ کے روبرو لیجاتا ہے)

Taj Tahir Foundation

افضل شاہ

ڈرامہ۔ یہ کس جرم میں اسیر ہے

طغرل

ڈرامہ۔ اس نے حکم شاہی کو خاک میں ملایا اور خلاف قانون
مجرموں کو کو پانی پلایا۔

افضل شاہ

ڈرامہ۔ کیوں لڑکی تو نے میرا خوف نہیں کھایا۔

حنا

ڈرامہ۔ مجھے ان کی پیاس پر ترس آیا

افضل شاہ

ڈرامہ تو جانتی ہے کہ ترس کی کیا سزا مقرر ہے

حنا۔ ڈرامہ۔ موت

افضل شاہ۔ ،، پھر کیا چاھتی ہے

حنا۔ ،، ،، رحم۔

افضل شاہ

قوالی

حنا خطا تمہاری قابل رحم نہیں ہے اسکی سزا یہاں پر سولی سے کم نہیں ہے

حنا

قوالی

اے تاجدار فارس کچھ اس کا غم نہیں ہے گر دل میں آپکے بھی حصہ رحم نہیں ہے

افضل شاہ

قوالی

اتنی بڑی خطا کی پھر بھی رحم کی طالب
کہتے ہوئے تجھے کچھ آتی شرم نہیں ہے

Taj Tahir Foundation

قوالی
حسنا

حضرت کے قاعدے میں گر رحم بھی خطا ہے
تو شوق سے ہوں حاضر اس سر کا غم نہیں ہے

قوالی
افضل شاہ (شما سے)

ذرا او بھولی بھالی تو بھی دل کا حال بتلانا
ابھی کچھ اور باقی رہگیا ہے کیا تجھکو سمجھانا
ڈبوبایا نام فارس کا ملائی خاک میں عزت
بتا اب آرزو کیا ہے بتا اب دلمیں کیا ٹھانا

قوالی
شما

پدر میں پا چکی سب آپ سے وہ اپنا حق آنا
جو کچھ اولاد کو ہے باپ سے تھا چاہیئے پانا
بس اتنی رہ گئی حسرت یہی دل میں تمنا ہے
مجھے فیروز کے قدموں تلے للہ دفنانا

قوالی
افضل شاہ

اری او ضد کی پتلی نہ اب بھی باز ائی تو
تجھے کیا ہو گیا جو گا رہی مالی کا افسانہ
بجائے دفن کرنے کے تجھے کتوں سے نچواؤں
پھر اسکے بعد تیری ہڈیوں کی خاک کروانا

قوالی
شما

کھلاؤ و شوق سے کتوں کو اپنا گوشت شما کا
مگر ان ہڈیوں کی خاک کو یوں کام میں لانا

Taj Tahir Foundation

بنائی جائے جب پختہ قبر فیروز مالی کی تو میری خاک کو اس قبر کے استر میں لگوانا

قوالی

افضل شاہ

یا لگے گی خاک تیری باغباں کی قبر میں یا نظر آئیگی اڑتی ٹھوکروں سے ابر میں

بول او فیروز مالی تیری ہے کیا آرزو اُس سے تو یہ چاہتا ہے یا قضا کی جستجو

فیروز مالی

شعر

مجھکو جینے کی نہیں لے شاہ بالکل آرزو باپ سے تھوڑی سی کرنا چاہتا ہوں گفتگو

فیروز کا باپ

(داخلہ فیروز کے باپ کا) (بحر طویل)

میرے فرزند دلبند فیروز آ۔ کیوں میرے پاس سے تو جدا ہو گیا

اس بڑھاپے کے بیٹا سہارے میرے آ جا جلدی سے تو تجھکو سینے لگا

فیروز

بحر طویل

باپ دنیا میں کوئی کسی کا نہیں کیجئے بس بھروسہ خدا پاک پر

میں تو ملک عدم کا مسافر ہوں اب رو تو تھوڑا سا فیروز کی خاک پر

باپ

بحر طویل

میں ہوں اندھا مجھے تو دکھاتا نہیں ڈھونڈھتا پھر رہا تجھکو پاتا نہیں

ہے کہاں کس جگہ سے کھڑا بولتا دوڑ کر کیوں میرے پاس آتا نہیں

فیروز

بحر طویل

کسطرح آؤں والد تیرے پاس تک کیا کہوں میں کہ ہوں آج کس حال میں

تیغ دشمن ہے ابا گلے پر تنی جسم سارا کسا آہنی جال میں

باپ

بحر طویل

بیکسوں غمزدوں کے سہارے خدا سر جھکاتا ہوں میں تیری درگاہ میں

میرے بچے کو لے دشمنوں سے بچا گر مددگار یوسف کا تھا چاہ میں

بحرِ طویل

سردار

صبر کر با غباں دل میں گھر لوٹ جا اس کی تقصیر بخشش کے قابل نہیں
موت کی اس کو بیشک ملے گی سزا تیری تقریر سے کچھ بھی حاصل نہیں

بحرِ طویل

باپ

شاہ فارس جو دنیا سے ہیں مر چکے ان کا بھی کوئی تم میں نمکخوار ہے
تخت فارس کے حقدار سر تاج سر کٹانے کو بھی کوئی تیار ہے

بحرِ طویل

سردار

بول جلدی تیرا اس میں مقصد ہے کیا کوئی وارث نہ تھا شاہ مرحوم کا
ایک چھوٹا سا بچہ مرے چھوڑ کر کچھ پتہ آجتک اس نہ معصوم کا !

بحرِ طویل

باپ

وہی معصوم گردش کا مارا ہے یہ جو کہ سولی پہ اسدم کھڑا رو رہا
اپنے آقا کے خوں کے پیاسے ہو سب یا خدا کیا غضب کیا ستم ہو رہا

(یہ سنکر جملہ سرداران شاہ افضل و طغرل کو تلواریں کھینچکر گھیر لیتے ہیں)

(فیروز کے باپ سے)

سردار۔ ڈرامہ۔ کوئی ثبوت

باپ

ڈرامہ ہاں اس کے گلے میں ایک تعویذ ہے جو دراصل شاہ مرحوم کی آخری وصیت ہے
(ایک سردار کھول کر دیکھتا ہے اور آنکھوں سے لگا کر بوسے لیتا ہے)

سردار۔ ڈرامہ بیشک یہ شاہ مرحوم کے ہاتھ کی تحریر ہے۔ تمکو یہ بچہ کیسے ملا

باپ ر۔ وزیر افضل نے جو اسوقت بادشاہ بنے بیٹھے ہیں۔ اس یتیم کو جلاد کے حوالے کیا تھا۔ اسے کسی ترکیب سے میں نے بچا لیا

Taj Tahir Foundation

سردار ۔ ڈرامہ ۔ تو اب تک کیوں چھپایا

باپ ۔ ۔ اگر چھپاتا نہیں تو یہ بچہ قتل کر دیا جاتا

سردار (افضل سے)

ڈرامہ ۔ اے غدّارو ہمارے آقا پر یہ ظلم ۔ پکڑ لو ۔ باندھ لو ۔

(افضل و طغرل کو گرفتار کرتے ہیں ۔ اور فیروز کے سر پر تاج رکھتے ہیں)

بحر طویل

فیروز شاہ

بول افضل ہے اسوقت کس حال میں اور کہاں وہ تیری بادشاہی گئی
کافرو تم کو دعوئی خدائی کا تھا اب کہاں وہ تمہاری خدائی گئی

بحر طویل

افضل

اپنے فعلوں پہ نادم ہوں اے جاں پناہ بخشدے پھر بھی تیرا نمکخوار ہوں
التجا تجھ سے ہے زندگی کے لئے گو تری میں خطا کا خطاوار ہوں

بحر طویل

فیروز شاہ

تیری فریاد کی یاں نہیں ہے گذر جلد جلّاد کے اسکو کر دو نظر
لاش کتوں کے کر دو حوالے ابھی اور حاضر کرو اسکا سر کاٹ کر

بحر طویل

سیتما

اپنی حرکت پہ نادم ہے یہ جاں پناہ باپ میرا ہے دے بخش اسکی خطا
تو رحمدل اور یہ گنہگار ہے کر میرے باپ کی جان مجھکو عطا

فیروز شاہ

ڈرامہ ۔ خیر میں تیرے کہنے سے تیرے باپ کو معاف کرتا ہوں

(بحر طویل) اس دغاباز طغرل کو آگے میرے کر دو زندہ کمر سے زمیں میں دفن
تاکہ اپنے کیئے کی سزا پائے یہ جلد تیروں سے چھلنی کرا دو بدن

بحر طویل
طغرل
گو خطا میری بخشش کے قابل نہیں پھر بھی تجھ سے رحم کا طلبگار ہوں
اپنی حرکت پہ نادم ہوں آگے تیرے بخشدے بخشدے میں گنہگار ہوں

بحر طویل
فیروز شاہ
آہ طغرل مجھے وقت وہ یاد ہے رحم کو تیرے پیروں میں تھا جب پڑا
کوئی فریاد میری نہ سنتا تھا تو بوٹ کی ٹھوکریں مارتا تھا کھڑا

حسنا
ڈرامہ۔ اے رحم دل بادشاہ یہ اپنی خطا پر خود نادم ہے لہذا میرے کہنے پر اس کی خطا معاف کر۔

فیروز شاہ
ڈرامہ۔ بہن حسنا اگر تیری یہی مرضی ہے تو اسے بھی معاف کرتا ہوں

بحر طویل۔
افضل
رحمدل نیک دل اے سخی بادشاہ تیری شہرت رہے عدل و آئین کی
تاج فارس کا تجھکو مبارک رہے بس دعا ہے خدا سے یہ غمگین کی
داستاں پُر اثر ہو چکی سب رقم اب ہے عاجز قلم آگے رنگین کی
رکھ سری کرشن پر رب رحم کی نظر منہ سے نکلے صدا سب کے آمین کی

اوم شانتی! شانتی! شانتی!

تمام شد

بر نسٹر خواجہ عبد الوحید ۔۔۔۔ انتظامی پریس کانپور

Taj Tahir Foundation

* سری کرشن سنگیت کمپنی کی مشہور کتابیں۔ *
نیچے لکھی ہوئی کتابیں اردو میں بھی تیار ہیں۔

سنگیت	ترکی حور	۱۲ آنہ
"	شنکر گڑھ سنگرام	"
"	ستی ویشیا	۱۰ آنہ
"	سلطانہ ڈاکو	"
"	پنجاب میل	"
"	محبت کی پتلی	"
"	قتل تمیزن	"
"	آنکھ کا جادو	۹ آنہ
"	ماہی گیر	۸ آنہ
"	بلیا کا شیر	"
"	عورت کا پیار	"
"	دل کی خطا	"
"	غازی مصطفیٰ کمال پاشا	"
"	بیر متی	"
"	غریب کی دنیا	"
"	قومی دلیر	"
"	خدادوست سلطان	"
"	وفادار منیم	"
"	اچھوتا دامن	"
"	بیقصور عورت	"
"	داراب شاہ ڈاکو	"
"	ہیر رانجھا	"
"	پت بھگت	"
"	سیاہ پوش	"
"	لیلیٰ مجنوں	"
"	حسن کی دیوی	"
"	شری ستی منجری	"

سنگیت	یتیم شہزادہ	۸ آنہ
"	چھبیلی	"
"	انگوٹھی کی پہچان	"
"	ہرشچندر	"
"	آنکھ کا تارا	"
"	پکار	"
"	شیریں فرہاد	"
"	غافل مسافر	"
"	عالم آرا	"
"	امر سنگھ راٹھور	"
"	نوتنکی شہزادی	"
"	گل بدن	"
"	جادو کی چڑیا	"
"	ملکھان سدھر	"
"	کسان کنیا	"
"	بانسری والی	"
"	سوہنی مہوال	"
"	پورن مل حصہ اول	"
"	اندھی دلہن	"
"	لجاوتی	"
"	اودل کا بیاہ	"
"	روپ بسنت	"
"	حسن کی چنگاری	"

کتابیں ملنے کا پتہ — سری کرشن پستکالیہ۔ چوک کانپور۔
صرف ٹائٹل ڈیہم بہبھی چھاپاخانہ کانپور میں چھپا۔

Taj Tahir Foundation